# اپریل فُول کا ایک تاریخی وشرعی جائزہ

[[1]](#footnote-1).Dr Sahibzada Baz Muhammad

[[2]](#footnote-2).Nazia Ramazan

# Abstrac:

Summary Discussion: Whatever the reason for celebrating April Fool's Day on April 1, it has a lot of taboos and grievances in it. Legally, morally, it is illegal and haraam for Muslims to celebrate April Fool's Day. April Fool's Day is a combination of many great sins, such as the similitude of infidels and Jews and Christians, lying, deceiving, hurting others, making fun of, commemorating a day in which a glorious person was tortured.

There are many reasons for celebrating April Fool's Day, but researchers say that the main reason for celebrating this day is that it commemorates the day in which Jesus (pbuh) was tortured. He was ridiculed. The legal status of April Fool's Day April Fool's Day is a festival against Islam. April Fool's Day is one of the few customs and traditions in which people's lives and property are harmed on the basis of false news. Ugly and ugly deeds are not avoided without caring for the dignity of humanity.

# تمہید:

آج مسلم معاشرے میں بے شمارایسی اخلاقی وبائیں اورغلط رسم ورواج ہیں جومغربی تہذیب وتمدن اور ثقافت ، اوریہودونصاریٰ کی مرہون منت ہیں۔اسی قسم کی خلافِ مروت اورخلافِ تہذیب، جاہلیت جدیدہ کی ایک چیز’’اپریل فول‘‘ بھی ہے ۔

# اپریل فول کا عہدبعہد جائزہ

انگریز لوگوں میں دستور ہے کہ وہ یکم اپریل کو All Fool Day یعنی احمقوں اور پاگلوں کا دن کہتے ہیں ۔ سب سے پہلے اپریل فول کاذکر ڈریک نیوز لیٹر میں ملتا ہے ،پروفیسر سعیدی لکھتے ہیں:

"سب سے پہلے اپریل فول کا ذکر” Drake News Letterْ “ڈریک نیوز لیٹر میں ملتا ہے ۔ اخبار مذکور اپنی دو اپریل 1698ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ کچھ لوگوں نے یکم اپریل کو لندن کے ٹاور میں شیروں کے غسل کا عملی مشاہدہ کرانے کا اعلان کیا ۔ یکم اپریل کو یورپ میں ہونے والے مشہور واقعات میں سب سے اہم اور مشہور یہ واقعہ ہے کہ ایک انگریزی اخبار ایفنج اسٹار نے 31 مارچ 1846ء کو اعلان کیا کہ کل یکم اپریل کو اسلنجتون (شہر کا نام ) کے زراعتی فارم میں گدھوں کی عام نمائش اور میلہ ہوگا ۔ لوگ انتہائی شوق سے لپک لپک کر آئے ، جمع ہوئے اور نمائش کا انتظار کرنے لگے ۔

جب وہ انتظار میں تھک کر چور ہوئے تو انہوں نے پوچھنا شروع کیا کہ میلہ کب شروع ہوگا ؟ مگر انہیں کوئی خاطر خواہ جواب نہ ملا ۔ آخر کار انہیں بتایا گیا کہ جو لوگ نمائش دیکھنے میلے میں آئے ہیں ، وہ خود ہی …ہیں ۔"(1)

عبدالوراث ساجد مزید اس واقعہ کے بارے میں رقمطراز ہیں :

"سب کے چہروں پر تھکاوٹ کے آثار تھے اور وہ سب انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے کی آس میں پھر بھی جمع تھے ، اچانک ایک طرف سے اعلان کی آواز ابھری ، کوئی کہہ رہا تھا : آپ کی حاضری بتاری رہی ہے کہ آپ کو نمائش کا بہت شوق ہے ،لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ آپ کی نگاہیں کس کی منتظر ہیں ، اور زبانوں پر عجب سوال ہیں کہ نمائش کب شروع ہوگی ،حالانکہ نمائش تو اپنے اعلان کے مطابق اپنے مقررہ وقت سے پہلے کی شروع ہے ۔ رہی گدھوں کی تو اخبار میں اشتہار تھا کہ زراعتی فارم میں گدھوں کی نمائش ہے ، سو جو لوگ نمائش میں آئے ہیں ،یقینا ً وہ خود ہی ْ گدھےٗ ہیں ۔ (2)

# اپریل فول منانے کی وجوہات اور عوامل:

اپریل فول کے عہدبعہد جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ابتداء مغرب سے ہوئی ہے ،اہل مغرب ہی نے اس کو ایجاد کیا ہے اور وہی یکم اپریل کو جھوٹ بول کر دوسروں کے ساتھ استہزاء وتمسخر کرتے ہیں ، لیکن اب یہ یورپ کے ساتھ خاص نہیں ہے ،بلکہ مغرب کی اندھی تقلید میں مسلم ممالک میں یکم اپریل کو اپریل فول منایا جاتا ہے اور اس کو جدت وماڈرن ہونے کا علامت سمجھا جاتا ہے ۔

اپریل فول کیوں منایا جاتا ہے ؟ اس کی ایجاد اور اس کو ترویج دینے کے محرکات کیا کیا ہیں ؟ مسلمانوں نے کیوں کر اس کو اپنایا ہے ، اس کے دینی وملی اور سماجی ومعاشرتی خرابیاں کیا کیا ہیں ، آئیے ایک نظر ان پر ڈالتے ہیں ۔

# پہلا قول:

یہ سب کو معلوم ہے کہ موجودہ اسپین غرناطہ مسلم دور میں امن وآشتی کا گہوارہ تھا، کئی سال غرناطہ پرمسلمانوں کی حکمرانی نے تہذیب وتمدن سے عاری یورپ کے لیے نئی راہیں کھولی تھیں ۔مغرب کے منصف مزاج مؤرخین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یورپ کی موجودہ صنعت کی بنیادیں غرناطہ کے مسلم دورِ حکومت میں رکھی گئی ہیں ۔ عیسائی حکمرانوں سے مسلمانوں کی یہ شان وشوکت ، رعب ودبدبہ دیکھا نہ جاتا تھا اور وہ ہروقت مسلمانوں کی شان وشوکت کو کم کرنے میں لگے رہتے تھے ۔ عیسائی حکمرانوں کو جب بزورِ شمشیر مسلمانوں کو شہر سے بیدخل کرنے میں شکست ہوئی تو انہوں نے سازشوں کے جال بننے شروع کیے اور مختلف چالیں چلیں ۔ عیسائی حکمران فرڈ ینیڈ اور اس کی ملکہ نے مسلمانوں کے آخری فرمانروا ولی عہد شہزادہ کو مختلف طریقوں سے اپنی سازشوں کا اَسیر کردیا تھا ۔ عیسائیوں نے ہی شہزادہ کو اپنے مسلمان چچا کے خلاف شہہ دے کر اسے اٹھایا تھا اور پھر مسلمانوں کے انتشار اور اختلاف سے فائدہ اٹھاکر فرڈینیڈ اورملکہ ازابیلا نے اپنے پر خیرخواہ ابو عبداللہ کو بھی ملک خالی کرکے چھوڑ دینے کا حکم دیا ورنہ بصورت دیگر خطرناک جنگ کی دھمکی ۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اُس وقت مسلمانوں کی ایمان حالت خستہ تھی ، ایمان کی انگیٹھی سرد پڑچکی تھی ، ولی عہد شہزادہ ابوعبداللہ اس طبقہ میں شامل تھا جنہیں دنیا کی محبت نے دین اسلام کی فکر سے بے بہرہ کردیا تھا ،فوج کے جرنیل اور آفیسر عیش پسند ہوگئے تھے ۔ اگرچہ اس دور میں بھی ایک ایسا طبقہ تھا جو ان خرافات پرکڑھتا تھا ،جو جہاد میں مسلمانوں کی شان وشوکت دیکھتا تھا اور ان کی بقا کا راز اسی میں سمجھتاتھا ،مگر یہ طبقہ تعداد میں کم تھا ،حکومتی عہدوں میں ان کی کوئی نمائندگی نہیں تھی ،مسلمانوں کی اکثریت جہالت وبے علمی کی وجہ سے ان کی طرف التفات نہیں کرتی تھی ، اگرچہ وہ مقدر بھر کوشش کرتھے تھے ،مگر عیسائیوں کی طرف سے سازشوں کا سلسلہ جوں کا توں جاری تھا ، آئے روز وُہ اس میں تنوع اور گہرائی پیدا کرتے تھے ۔ آخر کا ران کی یہ کوششیں رنگ لائیں اور شہزادہ ابوعبداللہ نے اپنے والد کے خلاف علم بغاوت کیا اور اس کے نتیجے میں غرناطہ کے تخت پرجابیٹھا ۔ایسے میں عیسائی بادشاہ فرڈینیڈ اور اس کی ملکہ نے شہزادہ ابو عبدا للہ کے ساتھ ملکر جشن منایا۔ جب اُن پر یہ بات آشکاراہوئی کہ شہزادہ ابو عبداللہ بادشاہت کی خاطر سب کچھ کرنے کو تیار ہے تو انہوں نے اس پر دباؤ ڈالنا شروع کیا ۔شہزادہ ابو عبداللہ بادشاہت کے نشے میں مخمور اُن کے ہر دباؤ کو یہ کہکر قبول کرتا رہا کہ نہ ماننے کی صورت میں خون ریزی کا الاؤ پھوٹ پڑے گا جو بہت ساری قیمتی جانوں کو بہا کر لے جائے گا جو کسی بھی صورت میں مناسب نہیں ۔ چنانچہ انہوں نے آخر کار شہزادہ ابو عبداللہ کو اس ذلت آمیز صلح نامہ پر مجبور کردیا کہ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر مسلمان عیسائی حکمرانوں کو ٹیکس ادا کرے گا ،مگرانہوںنے صرف اس پر بس نہیں کیا ،بلکہ آئے دن اپنے مطالبات شدت اختیار کرتے گئے ۔ ہوتے ہوتے بادشاہ فرڈ ینیڈ نے شہزادہ ابوعبداللہ سے غرناطہ کی حکومت کامطالبہ کردیا اور حوالہ نہ کرنے کی صورت میں غرناطہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی دھمکی دیدی ۔ شہزادہ ابو عبداللہ چونکہ پہلے ہی جہاد سے کتراتا تھا اور اس کو خون ریزی سمجھتاتھا ،دوسری طرف جہاد کے حامی مسلمانوں سے ان کو مزاحمت کا سامنا تھا ۔ ایسے میں اس نے مشورہ کے لیے دربار سجایا ۔ اس کے درباریوں نے بیک زبان اس کو جہا دنہ کرنے کا مشورہ دیا ،خون ریزی سے بچنے کے لیے ایک صلح نامہ کا کہا گیا جس میں یہ طے پا یا کہ شہزادہ ابو عبداللہ کو اپنے مال ومتاع ، اہل وعیال کے سمیت افریقہ کوچ کرنے کی مکمل اجازت ہوگی ۔ شہزادہ ابوعبداللہ نے مذکورہ بالا معاہدہ پر عمل کرتے ہوئے محل کو خالی کیا۔ محل سے نکلتے ہوئے ابوعبداللہ نے اس پر آخری نگاہ ڈالی تو اس کی آنکھیں ڈبڈبائیں اور آنسؤوں کاسیلاب بیکراں جاری ہوا ۔ بالآخراس نے اپنے اوپر قابو نہ پا کر رو دیا تو مسلمانوں کی عظمت کی گواہ، اس کی والدہ ماجدہ نے جو اپنے بیٹے کی نااہلیوں کو مدت سے دیکھتی آرہی تھیں ،اس کو ڈانٹتے ہوئے کہا :’’مردوں کی طرح اپنے اسلاف کی روایات اور سرحدوں کی حفاظت نہ کرنے والے کوآنسو بہانے کا کوئی حق نہیں پہنچتاہے ۔

فرڈینیڈ نے اگرچہ ابوعبداللہ سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ غرناطہ میں مسلمانوں کو امن وامان سے رہنے دیا جائے گا ،ان کے مال ومتاع سے تعرض نہیں کیا جائے گا ، ان کی عزت کو پامال نہیں کیا جائے گا ، ان میںسے اگر کوئی بطیب خاطر غرناطہ سے کوچ کرناچاہے تو اس کو اس کے مال ومتاع سمیت بعزت رخصت کیا جائے گا ،لیکن ابھی تک اس معاہدے کی سیاہی خشک ہی نہیں ہوئی تھی کہ مذہبی تعصب میں آکر انہوں نے غرناطہ کے گلی کوچوں میں یہ اعلان کیا کہ ’’ اگر کسی کو اپنی جان عزیز ہے تو افریقہ کوچ کرے ‘‘ ۔ اس اعلان سے ان کا مقصدخفیہ مال ومتاع تک رسائی حاصل نہ تھا ،مقررہ تاریخ پر جب مسلمان مال ومتاع سمیت کوچ کرنے کے لیے جہاز پرسوار ہونے کے لیے پہنچ گئے تو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عیسائیوں کے ایک متعصب گروہ نے ان پر دھاوا بول دیا ۔ حکمرانوں نے جب لاوے کو گرم پا یا تو مسلمانوں کو مال ومتاع چھوڑ کر صرف جہاز میں سوارہونے کا مشورہ دیا ۔ مسلمانوں نے اپنا مال چھوڑ کر جہاز پر سوار ہوگئے تو عیسائیوں کے مسلح گروہ نے جہاز کو آگ لگادی جس سے کئی مسلمان مرد ،عورتیں ،بچے بوڑھے جل کر بھسم ہوگئے جو کچھ بچ گئے ان کی عزت کو تاراج کرکے موت کی گھاٹ ہمیشہ کے لیے سلادیا ۔

اس واقعہ پر غرناطہ کے عظیم الشان محل میں جشن منایا اور کہا گیا کہ دیکھا! کس طرح مسلمانوں کے بے وقوف بنایا۔ یہ واقعہ چونکہ یکم اپریل کو پیش آیا ،اس لیے آئندہ اس تاریخ کومسلمانوں کی خِسَّت وذِلَّت ظاہر کرنے کے لیے **’’ اپریل فول ‘‘** کی روایت کو جاری کردیا ۔ (3)

# دوسراقول:

اپریل فول کے حوالے سے ایک روایت یہ بھی مشہور ہے کہ ایسٹر عیسائیوں کامذہبی تہوار جو لین کلینڈر کے تحت منایا جاتا تھا جس کے نئے سال کاآغاز اپریل سے ہوتاتھا اور نئے سال کاجشن یکم اپریل کو منایا جاتا تھا ،مگر 1582ء میں پاپ گیوئزی تبر ‘‘ نے نیا کلینڈر بنانے کا حکم صادر کیا جس میں نئے سال کا آغاز یکم جنوری سے کرنے کا فیصلہ کیا گیا ،مگر اس اعلان کی اطلاع اکثر لوگوں کو نہ ہوسکی اور انہوں نے حسب سابق ایسٹر یکم اپریل کو منایا ۔ جن کو حالات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے بے وقوف ہونے کا خطاب ملا اور یوں وہیں سے یکم اپریل کو اپریل فول منانے کی روایت چل پڑی ۔(4)

# تیسرا قول:

یکم اپریل کو اپریل فول منانے کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ رومن حکمرانوں کو ان کے درباریوں اور مسخروں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر یکم اپریل کو بادشاہت کسی مسخرے کے حوالہ کی جائے ، اس سے نہ صرف عوام میں ان کا امیج صحیح ہوگا ،بلکہ وہ حکمرانی کے امور سے بخوبی واقف ہوں گے ۔ رومن حکمرانوں نے ان کی یہ تجویز قبول کی اور یوں کرتے رہے ،کئی سال تک یہ روایت یوںہی چلتی ،مگر جب رومن دور ختم ہوا تو ان کے پیش رو حکمرانوں نے اس روایت کو بحال رکھنے کے لیے یکم اپریل فول منانا شروع کردیا ۔ (5)

# چوتھا قول:

 بعض مصنّفین کا کہنا ہے کہ فرانس میں سترہویں صدی سے پہلے سال کا آغاز جنوری کے بجائے اپریل سے ہوا کرتا تھا، اس مہینے کو رومی لوگ اپنی دیوی ”وینس“ (Venus) کی طرف منسوب کرکے مقدس سمجھا کرتے تھے، تو چوں کہ سال کا یہ پہلا دن ہوتا تھا؛ اس لیے خوشی میں اس دن کو جشن کے طور پر منایا کرتے تھے اور اظہارِ خوشی کے لیے آپس میں ہنسی مذاق بھی کیا کرتے تھے، تو یہی چیز رفتہ رفتہ ترقی کرکے اپریل فول کی شکل اختیار کرگئی۔

# پانچواں قول:

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں اس رسم کی ایک اور وجہ بیان کی گئی ہے کہ اکیس مارچ سے موسم میں تبدیلیاں آنی شروع ہوجاتی ہیں، ان تبدیلیوں کو بعض لوگوں نے اس طرح تعبیر کیا کہ (معاذ اللہ) قدرت ہمارے ساتھ اس طرح مذاق کرکے ہمیں بے وقوف بنارہی ہے؛ لہٰذا لوگوں نے بھی اس زمانے میں ایک دوسرے کو بے وقوف بنانا شروع کردیا۔ …(6)

# چھٹا قول:

اپریل فول منانے کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ عیسائیوں کے مطابق یکم اپریل ہی وہ تاریخ ہے جس میں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو یہودیوں کی طرف سے تمسخرواستہزاء کا نشانہ بنایا گیا اور بعد میں اس واقعہ کو یادگار بنانے کے لیے ہمیشہ کے لیے یکم اپریل کو اپریل فول منایا جانے لگا اور یوں ہی اس گستاخی کے واقعہ کو دنیا میں رواج دینے کے لیے اپریل فول ایجاد کیا گیا ، مفتی محمد تقی عثمانی اس بارے میں فرماتے ہیں :

’’ ایک تیسری وجہ انیسویں صدی عیسوی کی معروف انسائیکلوپیڈیا ’’ لاروس ‘‘ نے بیان کی ہے اور اسی کو صحیح قرار دیا ہے ،وہ وجہ یہ ہے کہ در اصل یہودیوں اور عیسائیوں کی بیان کردہ روایات کے مطابق یکم اپریل فُول وہ تاریخ ہے جس میں رومیوں اور یہودیوں کی طرف سے حضرت عیسی ٰ علیہ السلام کو تمسخر اور استہزاء کانشانہ بنایا گیا ، موجودہ نام نہاد انجیلوں میں اس واقعے کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں ۔ لُوقا کی انجیل کے الفاظ یہ ہیں اور جو آدمی اسے یعنی مسیح علیہ السلام کو گرفتار کئے ہوئے تھے ،اس کو ٹھٹھے میں اڑاتے اور مارتے تھے اور اس کی آنکھیں بند کر کے اس کے منہ پرطمانچے مارتے تھے اور اس سے یہ کہہ کر پوچھتے تھے کہ نبوت الہام سے بتا کہ کس نے تجھ کو مارا ؟ اور طعنے مار مار کر بہت سی اور باتیں اس کے خلاف کہیں ‘‘لُوقا: ۲۲:۳۶تا۵۶

شیخ الاسلام صاحب مزید فرماتے ہیں :

’’ انجیلوں میں ہی یہ بیان کیا گیا ہے کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودی سرداروں اور فقہیوں کی عدالتِ عالیہ میں پیش کیا گیا ،پھر وہ انہیں پہلاطس کی عدالت میں لے گئے کہ ان کا فیصلہ وہاں ہوگا ، پھر پیلاطس نے انہیں ہیروڈیس کی عدالت میں بھیج دیا ، اور بالآخر ہیروڈ یس نے د و بارہ فیصلے کے لیے ان کو پیلاطس ہی کی عدالت میں بھیجا ۔ لاروس کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک عدالت سے دوسری عدالت میں بھیجنے کامقصد بھی ان کے ساتھ مذاق کرنا ، اور انہیں تکلیف پہنچانا تھا اور چونکہ یہ واقعہ اپریل کو پیش آیاتھا ، اس لیے اپریل فُول کی رسم در حقیقت اسی شرمناک واقعے کی یاد گار ہے ‘‘ ۔( 7)

فریدی وجدی نے بھی اسی قول کو ترجیح دی ہے ،چنانچہ آپ اپنی انسائیکلوپیڈیامیں لکھتےہیں :

’’میرے نزدیک بھی اپریل فول کی حقیقت یہ ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری ،ان کی شان میں توہین ،ان کے ساتھ مذاق اورتکلیف پہنچا نے کی یادگارہے۔"(8)

مولانا واحدی کا رحجان بھی اسی طرف ہے ، آپ لکھتے ہیں:

"اپریل فول یہودی خاص طور سے مناتے ہیں اس لیے کہ اپریل کی پہلی تاریخ کو یہودیوں نے اللہ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ستایا تھا اور طرح طرح سے آپ کا مزاق اڑایا تھا ،صدیاں گذرجانے کے باوجود بھی یہودی ایک دوسرے کو بے وقوف بنا کر اور مذاق اڑا کر اس واقعہ کی یاد تازہ کرتے ہیں۔"(9)

الغرض اپریل فول منانے کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہیں ، لیکن محققین کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کو منانے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس دن کی یادگار ہے جس میں نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اذیت دی گئی ، اس کا تمسخر ومذاق اڑایا گیا ۔

# اپریل فول کی شرعی حیثیت

اپریل فول مغرب کا دیا ہوا خلافِ اسلام تہوار ہے۔اپریل فول ان چند رسوم ورواج میں سے ایک ہے جس میں جھوٹی خبروں کو بنیادبناکر لوگوں کا جانی ومالی نقصان کیا جاتا ہے۔ انسانیت کی عزت وآبرو کی پروا کیے بغیر قبیح سے قبیح حرکت سے بھی اجتناب نہیں کیا جاتا،نسل ِ نو خاص طورپرتعلیم یافتہ طبقہ اسے نہایت اہتمام اورگرم جوشی سے مناتاہے اوراپنے اس فعل کوعین روشن خیالی تصورکرتاہے ۔اس دن لوگ ایک دوسرے کوبیوقوف بناتے ہیں ،آپس میں مذاق واستہزا،جھوٹ ،دھوکہ ،فریب ،ہنسی ،وعدہ خلافی اورایک دوسرے کی تذلیل وتضحیک کرتے ہیں اور اس کو تفریح طبع کا سامان گردانتے ہیں اور جوشخص جس قدر صفائی وہوشیاری سے جھوٹ بولے ، وہ اتنا ہی باکمال اور لبرل قرار دیا جاتا ہے ۔اس میں بے شمار برائیاں پائی جاتی ہیں جو مذہبی نقطہ نظر کے علاوہ عقلی واخلاقی طور پر بھی قابل مذمت ہیں۔ اس کی بنیاد اسلام اور مسلم دشمنی پر رکھی گئی ہے۔ یہ مذہبی نقطہ نظر کے علاوہ عقلی واخلاقی طور پر بھی قابل مذمت ہے۔

اپریل فول کے عدم جواز کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس میں کفار ( یہودونصاریٰ ) کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے، کفار اور فساق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کا سختی ممانعت کی گئی ہے ،چنانچہ ایک حدیث میں ہے:۔

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"(10)

"جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی ،وہ انہی میں سے ہوگا ۔"

مولانا نواب قطب الدین خان اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"مطلب یہ ہے کہ جوشخص جس قوم وجماعت کی مشابہت اختیار کرے گا ،اس کو اسی قوم وجماعت جیسی خیر ومعصیت ملے گی ،مثلاً :اگر کوئی شخص اپنے لباس واطوار وغیرہ کے ذریعہ کسی غیر مسلم قوم یا فساق وفجار کی مشابہت اختیار کرے گا تو اس کے نامہ اعمال میں وہی گناہ لکھے جائیں گے جو اس غیر مسلم قوم کے لوگوں یا فساق وفجار کو ملتا ہے ، اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے آپ کو علماء ومشائخ اور اولیاء اللہ کے نمونے پر ڈھالے گا کہ انہی جیسا لباس پہنے گا ، انہی جیسے اطوار اخیتار کرے گا اور انہی جیسے اعمال کرے گا تو وہ بھلائی وسعادت کے اعتبار سے انہی کے زمرے میں شمار ہوگا ۔ اس ارشاد گرامی کے الفاظ بہت جامع وہمہ گیر ہیں جن کے دائرے میں بہت سی باتیں اور بہت سی چیزیں آجاتی ہیں یعنی مشابہت کا مفہوم عمومیت کا حامل ہے کہ مشابہت خواہ اخلاق واطوار میں ہو یا افعال وکردار میں ہو ، اور خواہ لباس وطرز رہائش میں ہو اور یا کھانے پینے ، اٹھنے بیٹھنے ، رہنے سہنے اور بولنے چالنے میں ہو ،سب کا یہی حکم ہے ۔"( 11 )

اپریل فُول کی ایک قباحت وشناعت یہ ہے کہ اس کی بنیاد جھوٹ پر ہے ۔ اپریل فُول کو ”جُھوٹ کا عالَمی دن“ بھی کہا جاسکتا ہے حالانکہ جھوٹ گناہ کبیرہ اور حرام ہے۔انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

"الشِّرْكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّور۔"(12)

" کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ ( یہ ہیں) : اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ، کسی کو ( ناحق ) قتل کرنا ، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا۔**"**

اپریل فول کی ایک قباحت وشناعت یہ ہے کہ وہ دھوکہ ودغاپر مشتمل ہوتا ہے ،حالانکہ کسی کو دھوکا دینا گناہِ کبیرہ ہےایک حدیث میں ہے کہ دھوکہ کا تعلق مسلمانوں میں سے نہیں ہے،چنانچہ ارشاد نبوی ہے :

"مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا". ( 13**)**

"جو شخص ہمیں یعنی مسلمانوں کو دھوکا دے ،وہ ہم سے نہیں ہے ۔"

ایک اور روایت میں ہے :

"الْغِشُّ حَرَامٌ"( 14)

"دھوکہ حرام ہے ۔"

اپریل فُول میں ایک قباحت یہ ہے کہ اس دن جھوٹ کی بنیاد پر بسا اوقات دوسروں کے بارے میں غلط سلط باتیں پھیلا دی جاتی ہیں جن سے ان کو تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے ۔کسی کو تکلیف واذیت پہنچانا بھی گناہ ِ کبیرہ ہے ، قرآن کریم میں ہے :

" وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا۔"(15)

 "اور جولوگ مؤمن مردوں اورمؤمن عورتوں کو اُن کے کسی جرم کے بغیر تکلیف پہنچا تے ہیں ، اُنہوں نے بہتان طرازی اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اُوپر لاد لیا ہے ‘‘

اپریل فول میں ایک اور قباحت اور شناعت جو ان تمام مذکور ہ بالا قباحتوں سے بڑھی ہوئی یہ ہے کہ اس میں سیدنا عیسی ٰ علیہ وعلی نبینا الصلاۃ والسلام کی شان میں گستاخی کا عنصر پایا جاتا ہے اور کسی نبی کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کرنا کفر ہے ،قرآن کریم میں ہے:

"وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ۔"( 16)

" اگر تم ان سے پوچھو تو یہ یقینا یوں کہیں گے کہ : ہم تو ہنسی اور دل لگی کر رہے تھے ۔ کہو کہ تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ دل لگی کررہے تھے ۔"

غرضیکہ یکم اپریل کو اپریل فول منانے کی جو بھی وجہ ہو، مگر سماجی اور شرعی طور پر یہ اپنے اندر بہت ساری قباحتیں وشناعتیں رکھتا ہے۔ شرعاً ، اخلاقاً ہر اعتبارسے مسلمانوں کا اپریل فول مناناناجائز اور حرام ہے ۔اپریل فول بیک وقت کئی کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہےمثلاً:

* مشابہت کفار ویہود ونصاریٰ
* جھوٹ بولنا
* دھوکہ دینا
* دوسرے کواذیت پہنچانا
* مذاق اڑانا ۔
* ایک ایسے دن کی یادگار منانا جس میں کسی جلیل القدرنبی اور رسول کو اذیت دی گئی ۔

# References

1. Saeedi,Saeed Mujtaba,Profesar,April ful ki TareKhi awr Shari Hisaeyat, Maktaba Quduseya,Lahor,1997,Page:5
2. Sajed,Abdul wares,Eisai istemar ki dhool Aprel ful,Muslamano Ko Qabul,Subh Rushan Publeshars,2010,Page:22
3. Kharani,Ulfat Hedar,Mahnama Munadi islam,Quetta,Aprel Ful ,Tarekh awr Shareyat k Ainay mi,Jamiya Ahsanul Uloom saryab, Vol:3, Shumara:2,Jumadelawl,1432,Aprel2011,Page:23
4. Sajed,Abdul wares,Eisai istemar ki dhool Aprel ful,Muslama , Page:20
5. Aezan:20
6. Usmani,Mufti Muhammad taqi,Aprel Ful,Mahnama Albalagh, Karachi, 1432,Page:6
7. Aezan:6
8. Azhari,Faheem Ahmad,Mahnama sunai dawat e islami,india,Aprel ful,2012,Page:14
9. Wahedi,taj Muhammad,Qadri,Aprel Ful manana Kisa hi?,Wahedi Kotub Khana,balram Pur,2017,Page:13
10. Sajistani,Abu Dawood,Suleman ibne Ashas,AlSunan,Ketabul lebas,Babu Man labesa shuharat,Hades No:4031,Maktaba Asreya,San e ashaat nadarad,Vol:4,Page:44
11. Dehlawi,Nawab Muhammad qutub Khan,Allama,Mazaher e Haq, Maktaba Elam.Lahor,san e Ishat nadarad, Ketabul lebas,Babu Man labesa shuharat,Vol:4,Page:185
12. Qusheri,Muslem ibne Hejaj,Aljame alsaheh,Kitabu leman.babu alkabair, Hades no:144,darul ihya e turas,berot,Vol:1,Page:91
13. Ibne Abi sheba,Abu bakar abne abi sheba,Almusanaf,Kitabul bouoo,Babu ma Zakara Fi AlGhash,Hades no:23147,maktabata Rushd,Reyaz, Vol:4, Page:563
14. Aezan: Hades no:23148,Vol:4,Page:563
15. Sura Ahzab:33:58
16. Sura Tuba:9:65.66
1. Chairman, Department of Islamic Studies. University of Baluchistan Quetta [↑](#footnote-ref-1)
2. .M.Phil Scholar,Department of Islamic studies, University of Balochistan Quetta. [↑](#footnote-ref-2)